بہار آنے لگی

پھر بہار آئی، ہوا سے بوئے یار آنے لگی
پھر پپیہے کی صدا دیوانہ وار آنے لگی
پی کہاں کا شور اٹھا، حق سرہ کا غلغلہ
کوئلیں کوکیں صدائے آبشار آنے لگی
کھیت، جھومے، ابر مچلا پھول مہکے، دل کھلے
کونپلیں پھوٹیں، ہوائے مشکبار آنے لگی
قمریاں چہکیں، ہلے پودے، چلی ٹھنڈی ہوا
جام کھنکے، روئے مینا پر بہار آنے لگی
پھر نسیم دل ربا چلنے لگی مستانہ وار
پھر شمیم طرۂ گیسوئے یار آنے لگی
پھر سماعت سے نوائے کیف نے کی چھیڑ چھاڑ
سامنے پھر لیلائے نقش ونگار آنے لگی
پھر شگوفے مسکرائے، پھر چبھی سینے میں سانس
جوش! یاد یار پھر بے اختیار آنے لگی

اداس صبح

خواب میں دیکھ کر رخ زیبا
آنکھ میری کھلی تو کیا دیکھا
گھر ہے تاریک، تنگ، سرد، خموش
دل دھڑکتا ہوا، اڑے ہوئے ہوش
تیغ سی فرش کی ہر ایک شکن
لب پہ خشکی، دماغ میں الجھن
لے رہی ہے عجب طرح لہریں
ایک نرم آنچ سی کلیجے میں
ہل گیا دل، کلیجہ یوں دھڑکا
اسی ہلچل میں ہو گیا تڑکا
مرغ بولے، فضا پہ جھلکا نور
صحن گلشن میں چہچہائے طیور
یوں صدائیں ہواؤں پر کھیلیں
میں نے کانوں میں انگلیاں دے لیں

B.A VI SEMESTER URDU LITERATURE

جوش کی نظمیں

ہماری سیر

لوگ ہنستے ہیں جھجاتے ہیں
شام کو سیر سے جب آتے ہیں
لیمپ کی روشنی میں یاروں کو
داستانیں نئی سناتے ہیں
ہم پلٹتے ہیں جب گلستاں سے
آہ بھرتے ہیں، تھرتھراتے ہیں
میز پر سر سے پھینک کر ٹوپی
ایک کرسی پہ لیٹ جاتے ہیں
آپ سمجھے یہ ماجرا کیا ہے؟
سنیے ہم آپ کو سناتے ہیں
وہ لگاتے ہیں صرف چکر ہی
ہم مناظر سے دل لگاتے ہیں
وہ نظر ڈالتے ہیں لہروں پر
اور ہم تہہ میں ڈوب جاتے ہیں
گھر پلٹتے ہیں وہ "ہوا" کھا کر
اور ہم "زخم" کھا کے آتے ہیں